مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
10 اکتوبر، 2025ء (16 ربیعُ الثّانی، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)

نسلی تعصُّب کے نقصانات

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرود پاک پڑھا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر خوش بخت ہے کہ جس کا نام مع وَلدِیّت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں پر ایک بہت پیاری اور انتہائی ایمان اَفروز بات سماعت فرمائیں کہ قبرِ اَنور پر حاضر فرشتے کو اِس قدر سننے کی طاقت عطا کی گئی ہے کہ دنیا جہاں میں لاکھوں عاشقانِ حبیبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی وقت میں دُرُود شریف پڑھتے ہیں، یہ ان سب کی دھیمی آواز بھی سن لیتا ہے اور نام بھی جانتا ہے۔ جب خادِمِ دربار کی سننے کی طاقت کا یہ حال ہے تو مکّے مدینے کے تاجدار، مالک و مختار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طاقتوں اور اختیارات کی کیا شان ہو گی؟ وہ کیوں نہ اپنے

---

1 ...مسند بزار، اول مسند عمار بن یاسر، جلد:4، صفحہ:255، حدیث:1425۔

غلاموں کو پہچانیں گے؟ اور کیوں نہ اپنے دَر کے منگتوں کی فریاد سُن کر اِمداد کو آئیں گے؟

اَلسَّلَام اے بادشاہِ دو جہاں | اَلسَّلَام اے سرورِ کون و مکاں
اَلسَّلَام اے نورِ ایماں اَلسَّلَام | اَلسَّلَام اے راحتِ جاں اَلسَّلَام
دَرد و غم کے چارہ فرما اَلسَّلَام | دَرد مندوں کے مَسیحا اَلسَّلَام[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ یَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۹۱ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے نازِل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازِل کیا گیا اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا اِنکار کرتے ہیں حالانکہ (وہ قرآن) بھی حق ہے، ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے مَحْبُوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!) اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:294 ملتقطاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہدایت بہت بڑی نعمت ہے بلکہ سب نعمتیں اسی کے ذریعے سے نعمت بنتی ہیں، اگر ہدایت نصیب نہ ہو تو نعمتیں بھی زحمت بن جاتی ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:38)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ہدایت ملے گی، تَو ہی بندہ جنّت کا حقدار ہو سکے گا۔ آپ دیکھیے! ❁ فرعون کو تخت ملا تھا، ہدایت نہیں ملی تھی، تباہ و برباد ہو گیا ❁ نَمرُود کو حکومت ملی تھی، ہدایت نہیں ملی تھی، ہلاک ہو گیا ❁ قارون کو دولت ملی تھی، ہدایت نہیں ملی تھی، اپنی دولت سمیت زمین میں دھنس گیا ❁ ابو جہل کو سردارِی ملی تھی، ہدایت نہیں ملی تھی، ہمیشہ کے لیے جہنّم کا حقدار ہو گیا۔

دوسری طرف حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو دیکھیے! بظاہر دُنیوی مُعاملے میں غُلام تھے، دِل میں ہدایت موجود تھی، قیامت تک آنے والوں کے سردار بن گئے ❁ حضرت اُویس قَرَنی رَضِیَ اللہُ عنہ دُنیا میں بادشاہ نہیں تھے، دِل میں ہدایت موجود تھی، پیارے مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے پیغام بھجوایا: اُوَیس! میری اُمّت کے حق میں دُعا کرو![1]

اتنا بڑا اَمقام پایا۔ اَصْل بنیاد ہدایت ہے، اگر ہدایت نصیب ہے تو سب نعمتیں نعمت ہیں، اگر ہدایت نصیب نہیں ہے تو سب نعمتیں زحمت ہو جاتی ہیں۔

---

1 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل اویس القرنی، صفحہ:986، حدیث:2542 ماخوذاً۔

مومن کا مُعامَلہ عجیب ہے

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: مومن کا مُعامَلہ عجیب ہے، اِسے بھلائی پہنچے، تب بھی ثواب کماتا ہے، بُرائی پہنچے تب بھی ثواب کماتا ہے اور یہ بات صِرف مومن کے لیے ہے، دوسرے کسی کے لیے نہیں ہے۔[1]

یعنی دِل میں ہدایت موجود ہو، پھر آدمی کو کانٹا بھی چُبھے تو اُخروی لحاظ سے یہ نعمت ہے کہ اس پر ثواب ملتا ہے، دِل میں ہدایت نہ ہو، پھر آدمی چاہے سونے کے گلاس میں پانی پیتا ہو، یہ سونے کا گلاس اس کے حق میں زحمت بن جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آدمی ہدایت سے محروم کیوں رہ جاتا ہے؟ اس کے مختلف اَسباب ہیں ❁ بعض دفعہ مال کی محبّت ہدایت کی راہ میں رکاوٹ ہو جاتی ہے ❁ بعض دفعہ تاج و تخت کی لالچ رکاوٹ بنتی ہے ❁ بعض دفعہ دِل کی سیاہی رکاوٹ ہو جاتی ہے۔

ہدایت سے محرومی کا ایک اور سبب ہے، جو پارہ:1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 91 میں بیان ہوا۔ آیئے! پہلے آیتِ کریمہ سنتے اور سمجھتے ہیں، پھر اس سے ملنے والے سبق سیکھیں گے۔

آیتِ کریمہ کی مُخْتَصَر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : اور جب ان سے کہا جائے

یعنی بنی اِسرائیل، یہودی جو مدینۂ پاک میں بستے تھے، جب اُن سے کہا جائے، کیا کہا جائے؟

اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : اس پر ایمان لاؤ جو اللہ

1 ... مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، صفحہ:1144، حدیث:2999۔

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)	نے نازِل فرمایا ہے۔

یعنی اللہ پاک نے قرآن نازِل فرمایا، اِس پر ایمان لاؤ![1] اللہ پاک نے مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنا کر بھیجا، ان پر ایمان لے آؤ!

جب یہ کہا جاتا ہے تو یہ بنی اسرائیل آگے سے کیا کہتے ہیں؟

قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ یَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗۗ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازِل کیا گیا اور وہ تَورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں

یہ ہے ہدایت سے مَحْرُومی کا سبب...!! بنی اسرائیل ہدایت سے مَحْرُوم رہے، کیوں؟ ان کے دِلوں میں نسلی تعصُّب موجود تھا، یہ کہتے تھے کہ جو نبی علیہ السَّلام بنی اسرائیل سے آئے، جو اللہ پاک نے بنی اسرائیل کے نبیوں پر نازِل فرمایا، ہم اُسے تو مانیں گے، اس کے عِلاوہ کسی پر اِیمان نہیں لائیں گے۔

جواب میں اللہ پاک نے فرمایا:

وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْؕ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: حالانکہ (وہ قرآن) بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔

یہ مِعْیار ہے۔ قرآنِ کریم گویا ایک اُصُول ہمیں دے رہا ہے: حق کی پیروی کرو! بنی اِسرائیل کو چاہیے تھا کہ نسلی تعصّب میں نہ پڑتے، یہ نہ دیکھتے کہ خاندان کونسا ہے؟ یہ نہ دیکھتے کہ مَحْبُوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کس علاقے سے ہیں؟ کس خاندان

1... تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:91، جلد:1، صفحہ:463۔

سے ہیں؟ یہ دیکھتے کہ جو لائے ہیں، وہ حق ہے۔ جبکہ وہ حق ہی تھا تو کلمہ پڑھ لیتے۔ مگر یہ تعصّب میں مبتلا ہوئے اور اِیمان سے محروم رہ گئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کا دعویٰ تو یہی تھا کہ جو بنی اسرائیل کے نبیوں پر نازِل ہوا، ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اُس پر بھی اِیمان نہیں رکھتے تھے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۱﴾

(پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)

ترجمۂ کنز العرفان: اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!) اگر تم اِیمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟

یعنی اے بنی اسرائیل...!! اگر تم واقعی بنی اسرائیل کے نبیوں پر اِیمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو تو بتاؤ! جو بنی اسرائیل ہی سے نبی تشریف لائے تھے، اِن کا کلمہ تم نے کیوں نہ پڑھا؟ اِن کو شہید کیوں کیا؟ حضرت یحییٰ علیہ السَّلام تو تمہارے ہی خاندان سے تھے، انہیں شہید کیوں کیا؟ حضرت زَکَریا علیہ السَّلام بھی تمہارے خاندان سے تھے؟ انہیں شہید کیوں کیا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام بنی اسرائیل سے تھے، انہیں شہید کرنے کی کوشش تم نے کیوں کی؟

حقیقت یہ ہے کہ تم صِرْف بہانے کرتے ہو، اپنے اندر کے حسد میں جلتے اور تَعَصُّب کا شکار رہتے ہو۔ اسی لیے اِیمان کی دولت سے محروم رہ رہے ہو۔

جو تِرے دَر سے یار پھرتے ہیں | دَر بدَریُوں ہی خَوار پھرتے ہیں
جان ہیں جان کیا نظر آئے | کیوں عَدو گِردِ غار پھرتے ہیں[1]

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:99ملتقطاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے ہمیں 2 باتیں سیکھنے کو ملیں:

(1): حق کی پیروی کیجیے!

پہلی بات یہ کہ ہمیں حق کی پیروی کرنی چاہیے۔ بات حق ہو، کہنے والا کوئی بھی ہو، ہمیں مان لینی چاہیے۔

ہمارے ہاں یہ ماحول بھی معاشرے میں عام پایا جاتا ہے، لوگ دوسروں کی عمر دیکھ کر، ظاہِری حُلیہ دیکھ کر، سٹیٹس (Status) دیکھ کر پیروی کرتے ہیں ❁ چھوٹی عمر والا ہمیں سمجھائے تو ہم ماننے کو تیار نہیں ہوتے، کل کا بچہ ہمیں سمجھائے گا...؟ ❁ سادہ سے کپڑوں والا ہمیں سمجھائے تو بات سمجھ نہیں آتی، سامنے سے جواب ملتا ہے: اپنی حالت تو دیکھو! سٹیٹس تو دیکھو! تم جیسا آدمی مجھے سمجھائے گا...؟

اِس طرح کی باتیں کر کے ہم حق بات سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ اُصول ذِہن میں بٹھا لیجیے! جو بات حق ہے، اس کی پیروی ہم نے کرنی ہے۔

شیطان نے وظیفہ بتایا

بخاری شریف میں حدیثِ پاک ہے، حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: رمضان شریف کا مہینا تھا، زکوٰۃ کا مال جمع ہوا، غلے کا ایک پُورا ڈھیر لگ گیا، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے میری ذِمَّہ داری لگائی کہ اے ابوہریرہ! اِس غلے کے ڈھیر کی حفاظت تم کرو گے۔

فرماتے ہیں: رات ہوئی، میں غلے کی حفاظت کر رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے غلے سے کچھ چیزیں اُٹھائیں، جو نہی وہ اُٹھا رہا تھا، میں نے اُسے دَبُوچ لیا، اب وہ عاجزی

سے منّت سماجت کرنے لگا، بولا:

اِنِّیْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ

ترجمہ: اے ابوہریرہ! میں محتاج ہوں، میرے بچے ہیں، مجھے اس غلے کی شدید حاجت ہے۔

فرماتے ہیں: مجھے ترس آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صُبح ہوئی، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

یَا اَبَا ھُرَیْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ

اے ابوہریرہ! رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا...؟ عرض کیا: حُضُور! اُس نے بہت مِنّتیں کیں، مجھے ترس آگیا۔ فرمایا:

اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَیَعُوْدُ

ابوہریرہ! اس نے جھوٹ بولا...!! وہ پھر آئے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا کمال کا عِلْم ہے۔ رات چور آیا تھا، یہ بھی مَعْلُوم ہے کہ رات چور آیا تھا، یہ بھی مَعْلُوم ہے کہ وہ کون تھا، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ اس سے باتیں کر رہے تھے، اُس کا جُھوٹ نہ پہچان پائے، مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر مبارَک پر تھے، اسے دیکھا بھی نہیں، بات کی بھی نہیں، چہرے کے تاثُّرات دیکھے بھی نہیں، پھر بھی مَعْلُوم ہے کہ اُس نے جُھوٹ بولا، یہ ماضِی کا عِلْم تھا، آیندہ وہ دوبارہ آئے گا، یہ بھی جانتے ہیں، یہ مستقبل کا عِلْم ہے۔

جو ہو چکا ہے جو ہوگا حُضور جانتے ہیں | تیری عَطا سے خُدایا حُضور جانتے ہیں
خُدا کو دیکھا نہیں اور ایک مان لیا | کہ جانتے تھے صحابہ حُضور جانتے ہیں

خیر! حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگلی رات پھر وہ چور آیا، پھر اُس نے

غلہ اُٹھایا، میں نے پکڑ لیا۔ آج پھر اُس نے مِنّتیں کیں، مجھے پھر ترس آگیا۔ صبح ہوئی، محبوبِ ذیشان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ

اے ابوہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا...؟ عرض کیا: حُضور! اِس بار بھی مجھے تَرس آ گیا، میں نے چھوڑ دیا۔ فرمایا:

اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ

اُس نے جُھوٹ بولا، وہ پھر آئے گا۔

فرماتے ہیں: مجھے چونکہ یقین سے مَعْلُوم تھا کہ وہ آئے گا، چنانچہ تیسری رات میں چُوکنا رہا، جیسے ہی وہ چور آیا، میں نے اُسے دَبَوچ لیا۔ کہا: آج تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، بارگاہِ رسالت میں پیش کر کے رہوں گا۔

اب کی بار وہ چور بولا: اے ابوہریرہ! اگر چھوڑ دو تو میں تمہیں فائدے کی بات بتاؤں گا۔ میں نے کہا: بتاؤ! کہنے لگا: جب رات کو بستر پر لیٹو تو آیتُ الْکُرسی پڑھ لیا کرو! اللہ پاک تمہاری حفاظت فرمائے گا اور صبح تک شیطان کو تجھ سے دُور رکھے گا۔

فرماتے ہیں: اس کی یہ بات سُن کر آج بھی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی، بارگاہِ رسالت میں پہنچا، فرمایا: ابوہریرہ! قیدی کا کیا بنا...؟ عرض کیا: یارسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم! اُس نے مجھے یُوں یُوں کر کے ایک وظیفہ بتایا، لہٰذا میں نے چھوڑ دیا۔ نبیِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ

یعنی اے ابوہریرہ! وہ ہے تو جھوٹوں کا سردار مگر تجھ سے سچ بول گیا۔

اے ابوہریرہ! جانتے ہو وہ کون تھا؟ عرض کیا: میں تو نہیں جانتا۔ فرمایا: ذَاكَ شَيْطَانٌ یعنی وہ شیطان لَعِین تھا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! بات اچھی تھی، کہی شیطان نے ہے۔ اُس کو تسلیم کیا گیا۔ پتا چلا: بات سچّی ہو، کہنے والا کوئی بھی ہو، ہمیں مان لینی چاہیے۔ مثال کے طور پر ❁ ہمارا بیٹا ہمیں نماز کی دعوت دے، کیا نہیں ماننی چاہیے؟ مان لینی چاہیے ❁ 10، 15 سال کا مُنّا ہمیں نیکی کی دعوت دے، بات دُرست ہو تو مان لیجیے! ❁ ہم سے چھوٹا ہمیں شرعی مسئلہ بتا رہا ہے، درست بتا رہا ہے تو مان لیجیے! ❁ گھروں میں بعض دفعہ چھوٹے نا سمجھ بچے کچھ کہہ دیتے ہیں، سیکھنے کی بات ہوتی ہے، بچے ہوتے ہیں نا، من کے سچّے ہوتے ہیں، وہ بولنے کو بول دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم نے بچے کو سمجھایا بیٹا جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ تھوڑی دیر کے بعد خُود جھوٹ بول دیا۔ بچہ تو بچہ ہے، وہ دیکھے گا تو بول دے گا: اَبو جان! آپ خُود جُھوٹ بول رہے ہو...؟ اس پر بچے کو ڈانٹ نہ دَیں، بہانہ نہ لگائیں کہ بیٹا! میں نے اس لیے جھوٹ بولا، فُلاں حکمت پیشِ نظر تھی۔ نہیں...!! ایسا نہ کریں۔ بچے کی غلط تربیت ہو جائے گی۔ وہ توَجُّہ دِلا رہا ہے کہ آپ نے جُھوٹ بول دیا ہے۔ اب مان لیجیے! غرض؛ بات سچی ہے، جس زبان سے بھی نکلی ہو، مان لیجیے!

کیا تجھ جیسا آدمی مجھے سمجھائے گا...؟

صحابیٔ رسول حضرت عبدُ الله بن مسعود رَضِیَ اللهُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے ہاں بڑے گُناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کو جب کہا جائے کہ اللہ پاک سے ڈَر! تو وہ

(1) ... بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا فاجازہ... الخ، صفحہ:596، حدیث:2311۔

آگے سے کہے: تُو اپنی فِکْر کر...!! کیا تجھ جیسا آدمی مُجھے حُکْم دے گا؟[1]

اللہ! اللہ! اندازہ کیجیے! یہ کتنا سخت جُرْم ہے۔ ہمارے ہاں تو ایسی باتیں عام ہیں۔ لوگ نیکی کی دعوت دینے والے کو بڑی دلیری سے کہہ دیتے ہیں: جاؤ! بھائی اپنا کام کرو...!! لیکچر (*Lecture*) مت سُناؤ...!!

سایۂ عرش کی طرف جلدی بڑھنے والا

مسلمانوں کی پیاری اَمِّی جان، حضرت عائشہ صِدِّیْقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے: ایک دِن **پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:** کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دِن عرشِ اِلٰہی کے سائے کی طرف جلدی بڑھنے والا کون ہو گا؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: اللہ و رسول خُوب جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اُسے قبول کر لیں۔[2]

مرآۃ المناجیح میں ہے: اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ وہ لوگ کہ جب کوئی اُنہیں حق بات سُنائے تو اُسے قُبول کر لیں اور سُنانے والے کا احسان مانیں، اُسے قبول کرنے میں شرم محسوس نہ کریں، وہ لوگ عرشِ اِلٰہی کے سائے میں جلدی پہنچ جائیں گے۔[3]

اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! ہم نیکی کی دعوت قبول کرنے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... معجم کبیر، من اسمہ عبد اللہ، جلد:4، صفحہ:469، حدیث:8508۔
2... الزھد لامام احمد بن حنبل، زہد عبید بن عمیر رَضِیَ اللہُ عنہ، صفحہ:449، حدیث:2376۔
3... مرآۃ المناجیح، جلد:5، صفحہ:365۔

دِین کِس سے سیکھیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ایک اہم بات یہاں عرض کر دُوں۔ کسی نے نیکی کی دعوت دی، اگر دعوت نیکی ہی کی ہے تو ہمیں قبول کر لینی چاہیے مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ہم ہر اَیْرے غیرے سے دِین سیکھنے بیٹھ جائیں۔ دِین سیکھنے کا مُعاملہ اور ہے، نیکی کی دعوت قبول کرنے کا مُعاملہ اور ہے ❁ مثلاً کلین شیو بندہ ہے، بیٹھا دین پر لیکچر (*Lecture*) دے رہا ہے، ہم اسے سننے بیٹھ جائیں۔ ایسا نہیں ہو گا ❁ نا محرم عورتوں کے بیچ بیٹھا ہے اور دِین سکھا رہا ہے، قرآن کا، حدیث شریف کا دَرْس دے رہا ہے ❁ پیشے میں اینکر (*Anchor*) ہے، دِین کسی سے سیکھا نہیں، قرآنِ کریم کی تعلیم باقاعِدہ سیکھی نہیں اور چینل پر بیٹھ کر دَرْس شروع کر دیا، ایسوں سے دِین نہیں سیکھنا۔ دِین سیکھنے کی جب بات آئے تو دیکھا جائے گا کہ سکھانے والا کون ہے؟ **مُسْلِم شریف میں ہے:**

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ، فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ

ترجمہ: بیشک یہ عِلْم تمہارا دِین ہے، پس غور کرو کہ اپنا دِین کس سے سیکھ رہے ہو![1]

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ (پارہ:15، سورۂ کہف:28)	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان:** اور اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافِل کر دیا۔

پتا چلا؛ جس کے دِل پر غفلت طاری ہے ❁ جس کا دِل ایمان کے نُور سے غافِل ہے ❁ جس کا دِل محبّتِ اِلٰہی سے غافِل ہے ❁ جس کا دِل محبّتِ رسول سے غافِل ہے ❁ محبّتِ

---

1 ... مسلم، المقدمۃ، باب بیان ان الاسناد من الدین...الخ، صفحہ:14۔

صحابہ و اہل بیت سے غافِل ہے ❁ آدابِ اَوْلیا، آدابِ عُلَما سے غافِل ہے، ایسے غافِل دِل والے کی پیروی ہم نے نہیں کرنی ہے۔

لہٰذا ہمیں نیکی کی دعوت دے، دینے والا چاہے سیاہ فام غلام ہی کیوں نہ ہو، ہمیں نیکی کی دعوت قبول کرنی چاہیے، البتہ! دِین سیکھنے کا جہاں تک مُعامَلہ ہے تو عِلْمِ دِین صرف وصرف عاشقِ رسول، مُحِبِّ صحابہ و اہلِ بیت، اولیا و علما کا ادب کرنے والے ہی سے سیکھنا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): تَعَصُّب سے دُور رہیے!

پیارے اسلامی بھائیو! دوسری بات جو آیتِ کریمہ سے ہمیں سیکھنے کو ملی، وہ یہ ہے کہ تَعَصُّب بہت بُری بیماری ہے، اِس کے سبب آدمی اِیمان جیسی دولت سے بھی محروم رہ سکتا ہے۔ **تَعَصُّب کا مطلب ہے:** خوامخواہ کی طرف داری۔ مثلاً میں ملک صاحِب ہوں، فُلاں مغل صاحب ہیں، لہٰذا میں سچّائی کو جانتے بُوجھتے خوامخواہ اپنی برادری کی طرف داری کروں، اسے تَعَصُّب کہیں گے۔ یہی بات ہے جو بنی اسرائیل کہہ رہے تھے:

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:91)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا اور وہ تَورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں۔

یعنی وہ نبی جو بنی اسرائیل سے آئے، ہمارے خاندان سے تھے، وہ ہمیں قُبول ہیں، ان کا ہم کَلِمَہ پڑھیں گے، جو ہمارے خاندان سے نہیں ہیں، بنی اِسْماعیل سے ہیں، ان کی

بات ہم نہیں مانیں گے۔

اس سے اندازہ لگایئے! نسلی تَعَصُّب کتنی بُری چیز ہے۔ بندے کو اِیْمان جیسی عظیم دولت سے محروم کر دیتی ہے۔

ابوجہل کی بدبختی کا سبب

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی عادَتِ کریمہ تھی آپ رات کو گھر مبارَک میں بلند آواز سے تلاوت فرمایا کرتے تھے، ہجرت سے پہلے مکی زندگی میں بھی یہ مَعْمُوْل مبارَک تھا۔ ایک مرتبہ ابوجہل جو بدبختوں کا سردار ہے، رات کو مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے گھر مبارَک کے قریب پہنچا اور چُھپ کر کہیں بیٹھ گیا، آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم تلاوت فرماتے رہے، ابوجہل سنتا رہا۔

صبح ہوئی، واپس چلا گیا۔ اگلی رات پھر پہنچا، پھر تلاوت سنتا رہا، کلام خُدا کا ہو، زبان مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی ہو، کیسی پُرسوز تلاوت ہو گی...؟ ابوجہل رات بھر تلاوت سنتا رہا، کب صبح ہوئی، خبر ہی نہ ہوئی، صبح کی روشنی پُھوٹی تو اُٹھ کر گھر چلا گیا، تیسری رات پھر آ گیا۔

3 راتیں مسلسل اُس بدبخت نے زبانِ مصطفےٰ سے کلامِ خُدا سُنا۔ اس کا دِل پتھر کا تھا، جو کلامِ پاک سُن کر پہاڑ پگھل سکتے تھے، اس کا دِل مائِل نہ ہوا۔ تیسرے دِن اس سے کسی نے پوچھا: اے ابوجہل! 3 راتوں سے جو کلامِ پاک سُن رہے ہو، اس کے مُتَعَلِّق تمہاری رائے کیا ہے؟ اب اس کا نسلی تَعَصُّب پر مبنی جواب سنیے! کہنے لگا: عزّت اور شرف کے مُعاملے میں ہم شروع سے ہی بنو عبدِ مناف کے ساتھ مُقابَلَہ کرتے آئے ہیں۔

عبدِ مَناف پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا قبیلہ ہے۔ قریش ہی کی ایک شاخ ہے۔ ابو جہل بولا: ہمارا بنو عبدِ مَناف کے ساتھ مُقابَلَہ رہا، انہوں نے لوگوں کو کھانا کِھلایا، ہم نے بھی کھلایا، انہوں نے ذِمَّہ داریاں لیں، ہم نے بھی لیں، انہوں نے سخاوت اپنائی، ہم نے بھی اپنائی، اب بنو عبدِ مَناف میں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ یہ کام ہم نہیں کر سکتے، یعنی ہم بنو عبدِ مناف کے ساتھ ٹکر پر چلتے رہے، نبوت کا جو مُعامَلہ ہے، وہ ہمارے اِختیار میں نہیں ہے۔ لہٰذا میں کبھی بھی مُحَمَّد (صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا کلمہ نہیں پڑھوں گا (ورنہ بنو عبدِ مناف ہم سے بڑھ جائیں گے)۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے! تعصُّب کتنی بُری باطنی بیماری ہے۔ ابو جہل نے چاند 2 ٹکڑے ہوتے دیکھا، اس کے ہاتھ میں کنکریوں نے کلمے پڑھے، اس بدبخت نے اپنی آنکھوں سے کئی ایک معجزات دیکھے مگر اِیمان قبول نہیں کیا، کیوں؟ دِل میں تعصُّب تھا، نسل پرستی تھی، اپنے قبیلے کی بے جا، خوامخواہ کی طرف داری کر رہا تھا۔ اس تعصّب کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے جہنّم کا حقدار ہو گیا۔

تَعَصُّب کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس کی بات ہے کہ نسلی تعصب، قبائلی تَعَصُّب ہمارے ہاں بھی پایا جاتا ہے ❁ کوئی مغل صاحب ہیں تو دوسروں کو کم سمجھتے ہیں ❁ کوئی اَعْوان صاحب ہیں، انہیں دوسرے خاندانوں سے نفرت ہے۔

اللہ پاک ہمیں محفوظ فرمائے، تَعَصُّب ایک ناسُور ہے، جو معاشرے کو بُری طرح سے بدامنی،

---

1 ... سیرت ابن ہشام، قصۃ استماع قریش...الخ، جز:1، جلد:1، صفحہ:201و202 خلاصۃً۔

بے چینی، بے سکونی اور لڑائی جھگڑوں کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ اس سے بچنا ضَروری ہے۔

تَعَصُّب کرنے والا ہم سے نہیں

حدیثِ پاک میں ہے:

لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَّلَیۡسَ مِنَّا مَنۡ قَاتَلَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَّلَیۡسَ مِنَّا مَنۡ مَّاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے عَصَبِیَت کی دعوت دی اور وہ ہم میں سے نہیں جس نے عَصَبِیَت کی خاطِر لڑائی کی اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی حالت میں مر گیا۔[1]

خاندانوں کی تقسیم کیوں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم خاندانوں اور قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں، اِس میں حکمت جانتے ہیں کیا ہے؟ اللہ پاک نے مختلف خاندان اور قبیلے کیوں بنائے ہیں؟ قرآنِ کریم کی آیت سنیے! اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ

(پارہ:26، سورۂ حجرات:13)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قَومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو

یعنی اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد حضرت آدم علیہ السّلام اور ایک عورت حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عنہا سے پیدا کیا اور جب نسب کے اِس اِنتہائی درجہ پر جاکر تم سب کے سب مل جاتے

---

1 ...ابوداوٗد، کتاب الادب، باب فی العصبیہ، صفحہ:800، حدیث:5121۔

ہو تو نسب میں ایک دوسرے پر فخر اور بڑائی کا اظہار کرنے کی کوئی وجہ نہیں، سب برابر ہو اور ایک جدِّ اعلیٰ کی اولاد ہو (اس لیے نسب کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر کا اظہار نہ کرو) اور ہم نے تمہیں مختلف قوْمیں، قبیلے اور خاندان بنایا تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کی پہچان رکھو۔ [1]

مَعْلُوم ہوا؛ ہمارا نسب، ہمارا خاندان، ہمارا قبیلہ اِس لیے نہیں ہے کہ ہم اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرنا شروع کر دیں، نسلی تَعَصُّب میں مبتلا ہو کر دوسروں کو ستانا، بُرا سمجھنا، کم تَر جاننا شروع کر دیں، یہ خاندانوں کی تقسیم، قبیلوں کی تقسیم تو صِرْف پہچان کے لیے ہے ورنہ ہم سب ایک ہی والِد حضرت آدم علیہ السَّلام کی اَوْلاد ہیں۔

9 کی 9 پُشْتیں جہنّمی

حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ 2 آدمی آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتا رہے تھے، ایک نے کہا: میں فُلاں کا بیٹا ہوں؟ فُلاں کی اَوْلاد ہوں؟ تم کون ہو؟

یعنی سامنے والے کے خاندان کو کم سمجھتے ہوئے کہا: تم کون ہوتے ہو، فُلاں کم رُتبہ خاندان سے...؟

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم یہ مُعاملہ دیکھ رہے تھے، فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کے سامنے اسی طرح 2 شخصوں نے اپنے خاندان پر فخر کیا تھا۔ ان میں سے ایک اپنے خاندان پر فخر کرتے ہوئے 9 پشتوں تک اپنا نسب گِن گیا۔ اللہ پاک نے وحی بھیجی، اے موسیٰ علیہ السَّلام! اس شخص سے فرما دیجیے کہ 9 پشتیں جن پر فخر کر رہے ہو، وہ 9 کی 9 جہنّم میں ہیں، تم اُن کے ساتھ 10 وِیں بھی جہنمی ہو۔ [2]

---

1 ... تفسیر نسفی، پارہ:26، سورۂ حجرات، زیرِ آیت:13، جلد:3، صفحہ:356و357 خلاصۃً۔

2 ... مسند امام احمد، مسند الانصار، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ...الخ، جلد:8، صفحہ:464، حدیث:21778 خلاصۃً۔

اللہ اکبر! مَعْلُوم ہوا! اپنے باپ دادا پر فخر کرنا، نسب، نام، قبیلے اور خاندان کو بنیاد بنانا بہت بُری باطنی بیماری ہے جو جہنّم کا حقدار بنا دیتی ہے۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم سب مسلمان ہیں اور مسلمان سب کے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں

قرآنِ کریم میں ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (پارہ:26، سورۂ حجرات:10)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

سنیے! اے غُلامانِ رسول! یہ نہیں فرمایا کہ ❁ مُہاجِر بھائی بھائی ہیں ❁ سندھی بھائی بھائی ہیں ❁ پنجابی بھائی بھائی ہیں ❁ پٹھان بھائی بھائی ہیں ❁ بلوچی بھائی بھائی ہیں ❁ سرائیکی بھائی بھائی ہیں بلکہ فرمایا: **مسلمان بھائی بھائی ہیں۔**

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:** مُسلمان آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ جب ایک عُضْو تکلیف میں ہو تو باقی اَعضا بھی مُتاثِّر ہوتے (یعنی اثر لیتے) ہیں۔[1]

مبتلائے دَرد کوئی عُضْو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ[2]

ایک **حدیثِ پاک میں فرمایا:** مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لیے عِمارت کی مانند ہے کہ ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، یہ فرماتے ہوئے محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المؤمنین، صفحہ:1001، حدیث:2586 مفہوماً۔

2 ... کلیاتِ اقبال، بانگِ درا، صفحہ:93۔

آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دُوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال دیں۔[1]

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشیدِ مُبِیں
ورنہ اِن بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، کاش! ہم سب صحیح معنوں میں بھائی بھائی ہو جائیں، یقین مانیے! ہمارا معاشرہ جنّت کی تَصوِیر بن جائے گا۔

مَنْفَعَت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دِین بھی، اِیمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک[2]

––*–*–*–*

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحِل سے لے کر تابخاکِ کاشغر[3]

مفہوم: دریائے نیل (یعنی دُنیائے اسلام کی مغربی حَد) سے لے کر کاشغر (یعنی مشرقی حدتک) جتنے مسلمان ہیں، سب حرم کی حفاظت کے لئے ایک ہو جائیں۔

اللہ پاک ہمیں آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد کی توفیق نصیب فرمائے، ہمارے دِلوں سے تَعَصُّب دُور ہو، کاش! ہم صحیح معنوں میں بھائی بھائی ہو جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ، صفحہ: 190، حدیث: 481۔
2 ...کلیاتِ اقبال، بانگِ درا، صفحہ: 230۔
3 ...کلیاتِ اقبال، بانگِ درا، صفحہ: 295۔

ٹیلی تھون کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی دینی و فلاحی خدمت میں مصروف عَمل ہے۔ اَلحمدُلِلّٰہ! ❁ تقریباً **20 ہزار 235** جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) قائم ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ، عالِم کورس (درسِ نظامی)، مختلف تَخَصُّصات (*Specialization*)، فرائض علوم کورسز کروائے جاتے ہیں ❁ جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) طلبا کی تعداد کم و بیش **5 لاکھ 65 ہزار 695** ہے ❁ اب تک تقریباً **21 دار الافتاء اہلسنت** قائم کئے جاچکے ہیں جن میں شرعی رہنمائیوں کی تعداد ماہانہ **اوسطاً 20 ہزار** ہے ❁ **المدینۃُ العلمیہ** (اسلامِک ریسرچ سنٹر) کے ذریعے دینی لٹریچر پر تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے، اَلحمدُلِلّٰہ! اس شعبے کے تحت اب تک **2045 کتب و رسائل** پر کام ہو چکا ہے ❁ مدنی چینل اردو، انگلش، بنگلہ زبانوں میں، کڈز مدنی چینل، بزرگوں کا مدنی چینل اور عربی ویب چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی ہے ❁ خُدام المساجد والمدارس المدینہ کے تحت تقریباً **7 ہزار 243** مساجد بن چکی ہیں۔

ان سب کاموں اور دعوتِ اسلامی کے جملہ دِینی و فلاحی کاموں کو جاری و ساری رکھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اربوں روپے کے اخراجات ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم **! 12 اکتوبر 2025** کو ہونے جارہا ہے: **ٹیلی تھون**، جس کا ایک یونٹ 10 ہزار پاکستانی روپے کا ہے۔ اپنے عطیات دعوت اسلامی کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کام میں لگایا جاسکتا ہے تاکہ بڑھتے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(Muslim's Funeral)کفن دفن موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے: (Muslim's Funeral) کفن دفن ❁ اس موبائل ایپلی کیشن میں مَیّت کے غُسل، کفن اور دفن وغیرہ کی اہم ترین معلومات ہیں اور ❁ مَیّت کو غُسل دینے اور کفن پہنانے کے عملی طریقے کے لیے Animated Videos بھی شامل ہیں اور ❁ مختلف زبانوں میں کتب بھی دستیاب ہیں ❁ دعوت اسلامی کے شعبہ کفن دفن کے اسلامی بھائیوں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں اور ❁ جنازہ کی تمام ضَروری چیزوں کے بارے میں معلومات لی جاسکتی ہیں، آپ بھی یہ موبائل ایپلی کیشن اپنے موبائل میں اِنسٹال کر لیجیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: جاندار کے مشابہ کارٹون والا لباس پہننا اور پہنانا، ناجائز و گناہ ہے۔

وضاحت: آج کل دیکھا یہ گیا ہے کہ چھوٹے بچوں کو کارٹون والے لباس پہنائے جاتے ہیں، بچے بھی ویسے لباس پہننا پسند کرتے ہیں، بچوں کو ایسے لباس پہنانا جن پر بنی کارٹونز کی تصویر کسی جاندار کی حکایت کرے تو وہ کارٹون، جاندار کی تصویر کے حکم میں ہے اور کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے

پر ہو اس کا پہننا اور پہنانا سب ناجائز و گناہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذہنی دباؤ کا روحانی علاج (وظیفہ)

سُوْرَۂ اِخْلَاص

جب کبھی ذہنی دباؤ ہو تو وضو کر لیجیے، مزید اوّل آخر درود شریف پڑھ کر روزانہ **7 بار** سُورَۂ اِخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ شریف پوری) پڑھ کر پانی پر دَم کرکے پی لیجیے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ذہنی دباؤ میں کمی آجائے گی۔[2] اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...زینت کے شرعی احکام، صفحہ:22، فتویٰ:8۔

2 ...مدنی مذاکرہ، 26 اکتوبر 2019۔